جوهر علوی . زاد المتقی

بخط ۲ اسد الله

بہ فضل خداوند صداقت پسند تعالیٰ شانہٗ این رسالہ جمیلہ

جوہر عبقری

مولفہٗ

جناب خان بہادر مولانا شیخ احمد حسین صاحب رئیس پریانوان ضلع پرتابگڈہ

ملک اودہ

باہتمام سید اظہر حسین

در مطبع گلشن احمدی پرتابگڈہ مطبوع گشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ونصلے علے رسولہ محمد وآلہ الکریم

امام حسنؑ خلق عالی مکان ۔ حسینی نژاد و کرامت نشان
گلِ گلشنِ خاتم الانبیا ۔ چراغِ شبستانِ آلِ عبا
دُری بود از بحرِ احسان وجود ۔ منور ہمی بر سپہرِ وجود
رُخش آفتابِ سپہرِ جلال ۔ قدش سروِ گلزارِ فضل و کمال

الحادی[52] عشر الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر الصادق یکنی ابا محمد و یلقب بالزکی والخالص والسراج وھو ایضاً مثل ابیہ مشہورٌ بالعسکری ۔

(ترجمہ) ائمہ اثنا عشر میں سے گیارہویں امام حضرت حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن

۵۱ روضۃ الاحباب و حبیب السیر ۔ ۱۲ ۔ ۵۲ تاریخ الخمیس ۔ ۱۲

موسیٰ بن جعفر الصادق ہین حضرت کی کنیت ابو محمد ہے اور زکی وخالص وسراج حضرت کے لقب ہین اور آپ بھی مثل اپنے والد ماجد کے عسکری کے لفظ سے مشہور ہین۔

روضتہ الاحباب اور حبیب السیر مین ہے کہ" امام یازدہم در نام وکنیت باامام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما موافق بودہ"

حضرت بمقام مدینہ طیبہ ۲۳۲ھ ہجری قدسی مین پیدا ہوئے اور آپکی خاتم کا نقش یہ تھا۔ "سبحان من لہ مقالید السموات والارض"

کان[1] قد ورث اباہ علما ومعرفۃ وشجاعۃ۔ روی[2] الحدیث عن ابیہ عن جدہ ومن جملۃ مسانیدہ حدیث فی الخمر ذکرہ جدی ابو الفرج فی کتابہ المسمی بتحریم الخمر ونقلہ من خطہ۔ (یعنی) حضرت اپنے والد امام علی نقی ؑ کی علم امامت اور مرتبۂ معرفت اور شجاعت کے وارث تھے اور اپنے اب وجد سے روایت حدیث فرماتے تھے اور حضرت کے جملہ مسانید مین سے ایک حدیث درباب حرمت خمر بھی ہے جسکو میرے جد ابو الفرج ابن جوزی نے اپنی کتاب مسمیٰ بتحریم الخمر مین حضرت کے خط سے نقل کیا ہے۔

منقول[3] ہے کہ ایک بار بہلول نے امام حسن عسکری ؑ کو اونکے بچپن مین دیکھا کہ ایک جگہہ

---

[1] کتاب قلیوبی [2] خواص الامہ سبط ابن جوزی۔ ۱-۲ [3] جواہر العقدین سمہودی و روض الریاحین یافعی۔ (نور الابصار۔ صواعق محرقہ۔ درر الاصداف مین بھی اس روایت کا ذکر ہے۔

کھڑے ہوئے رو رہے ہین اور اونھین کے قریب چند لڑکے کھیلنے مین مصروف ہین۔
بہلول سمجھے کہ شاید کھیل کی جو چیزین اور لڑکون کے پاس ہین وہ اِنکے پاس نہین ہین
اِسیوجہ سے یہ روتے ہین۔ کہا کہ میان تم کیون روتے ہو تمکو کھیلنے کی چیزین مین
مول لادونگا۔ آپنے فرمایا کہ اے قلیل العقل ہم کھیلنے کو نہین پیدا کیے گئے۔ بہلول نے
پوچھا کہ پھر کسلیے پیدا کیے گئے ہین۔ فرمایا کہ علم وعبادت کے لیے بہلول نے کہا کہ یہ تمہین
کہان سے معلوم ہوا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قول سے معلوم ہوا وہ فرماتا ہی۔ افحسبتم
انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون۔ یہ کلام سُنکر بہلول نے حیرت سے
کہا اے فرزند تم تو حکیمانہ خیال کے آدمی دکھائی دیتے ہو مجھے کوئی مختصر سی نصیحت کرو۔
آپنے یہ اشعار پڑہے۔

ارٰی الدنیا تجھز بانطلاق ؏	مشمرة علے قدم وساق
فلا الدنیا بباقیة لحیّ	ولا حی علے الدنیا بباق
کان الموت والحدثان فیھا	الی نفس الفتی فرسا سباق
فیا مغرور بالدنیا رویدا	ومنھا خذ لنفسک بالوثاق

؏ (حاصل مطلب) مین دیکھتا ہون کہ دنیا اپنے دامن سمیٹے اور پاینچے چڑہائے ہوئے روانگی پر آمادہ
ہے۔ نہ وہ کسی ذی حیات کے لیے باقی رہنے والی ہے نہ کوئی ذی حیات اوسکے لیے باقی رہیگا۔ دنیا
مین موت اور حوادث گویا گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے ہین اور جوانمردون کی جان کی طرف دوڑ
رہے ہین۔ پس اے دنیا پر غرور کرنے والے ذرا آہستگی اختیار کر اور دنیا سے وہ شے منتخب کر جو
اعتبار کے قابل ہو۔ ۱۲

یہ اشعار پڑھکر اپنے دونون کف دست بلند کیے اور بادیدۂ اشکبار آسمان کی جانب دیکھکر فرمایا۔

یامن عسہ الیہ المبتہل   یامن علیہ المتکل

یامن اذا ما آمل   یرجوہ لم یخط الامل

یہ فرماکر وہ صاحبزادے زمین پر گر پڑے۔ بہلول نے اوٹھاکر اونکا سر اپنی گود مین لیلیا اور چہرہ کی گرد صاف کرنے لگے۔ جب اونکو غش سے افاقہ ہوا تو بہلول نے کہا کہ اے فرزند تم تو ابھی صغیر السن اور گناہون سے پاک ہو تمکو ایسی حالت کیونکر ہوئی آپنے جواب دیا کہ اے بہلول تم کیا کہتے ہو۔ مین نے دیکھا ہے کہ میری والدہ آگ جلانے کے وقت بڑی لکڑیون سے پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیان جلاتی ہین۔ پس ڈرتا ہون کہ کہین مین جہنم کی چھوٹی لکڑیون مین سے نہ ہون یہ تقریر سنکر بہلول نے کہا کہ اے فرزند تم واقعی حکیم معلوم ہوتے ہو اب پھر مجھے کوئی نصیحت کرو آپنے ارشاد فرمایا۔

غفلت وحادی الموت فی اثری یحد   وان لم ارح یوما فلا بدان اغد

عسہ (حاصل مطلب) اے وہ ذاتِ پاک کہ جسکی طرف تضرع کے ساتھ التجا کی جاتی ہے۔ اور جسکی درگاہ عالی مین امید لانیوالون کی آس نہین ٹوٹتی ۔۱۲ سہ (حاصل مطلب) مین غافل ہو رہا ہون اور موت کا حدی خوان میرے پیچھے حدی خوانی کر رہا ہے۔ اگر مین نے آج کوچ نہ کیا تو کل ضرور ہی کرونگا میرے جسم نے لباس نرم مین راحت پائی ہے لیکن آخر کار اوسکو لباس خشن سے چارہ نہین ہے۔ گویا مین دیکھ رہا ہون کہ وہ جسم برزخ امتحان مین لایا گیا ہے۔ جو سکے اوپر مٹی کا انبار اور نیچے لحد ہے۔ تمام محاسن جسمی زائل اور محو ہوگئے ہین اور ہڈیون پر گوشت و پوست باقی نہین رہا ۔۱۲

وانعم جسمی باللباس ولینہ — ولیس لجسمی من لباس البلا بد
کانی بہ قد مر فی برزخ البلا — ومن فوقہ ردم ومن تحتہ لحد
وقد ذہبت منی المحاسن وانمحت — ولم یبق فوق العظم لحم ولا جلد
اری العمر قد ولی ولم ادرک المنی — ولیس معی زاد وفی سفری بعد
وقد کنت جاہرت المہیمن عاصیا — واحدثت احداثا ولیس لہا رد
وارخیت دون الناس سترا من الحیا — وما خفت من سری غدا عندہ یبد
بلی خفتہ لکن وثقت بحلمہ — وان لیس یعفو غیرہ فلہ الحمد
فلو لم یکن شئ سوی الموت والبلا — ولم یک من ربی وعید ولا وعد
لکان لنا فی الموت شغل وفی البلا — عن اللہو لکن زال عن رأینا الرشد
عسی غافر الزلات یغفر زلتی — فقد یغفر المولی اذا اذنب العبد

لعہ (حاصل مطلب) مین دیکھتا ہون کہ عمر نے روگردانی کی اور مقصد حیات حاصل نہ ہوا۔ سفر دور و دراز ہی اور زاد سفر کچھ بھی نہین ۔مین نے اپنے نگرانِ حال کے سامنے گناہ کیے ۔ اور مجھ سے طرح طرح کے افعال صادر ہوئے جن سے انکار نہین ہوسکتا ۔حیا اور شرم کے سبب سے مین نے اپنے اور دوسرون کے درمیان جو پردہ ڈال رکھا تھا ۔ اور جن اعمال کے چھپانے کی کوشش کی تھی وہ کل بروز قیامت خدا کے سامنے ظاہر ہو جائین گے ۔ہان مین نے اپنے اعمال اورون سے چھپائے لیکن خدائے رحیم کے حلم پر اعتماد کیا۔ کیونکہ سوا اوسکے کوئی عفو نہین کرسکتا ۔پس وہ غفور و رحیم حمد و شکر کا سزاوار ہے ۔ اگر موت اور بلا دو ہی چیزین ہوتین اور پروردگار کی جانب سے وعد و وعید کچھ نہ ہوتا تب بھی عقل سلیم کا مقتضا یہی تھا کہ ہم لہو و لعب پر موت اور بلا کی فکر کو مقدم رکھتے ۔لیکن افسوس کہ ہماری رائے سے رشد زائل ہوگیا ۔خدا ہی سے امید ہے کہ وہ رحم کرنیوالا ہماری لغزشون کو معاف کردے ۔کیونکہ آقا اپنے بندے کے گناہون سے درگذر فرماتا ہے ۔۱۲

	كذلك عبد السوء ليس له عهد	انا عبد سوء خنت مولائي عهده
	ونارك لا يقوى لها الجبل الصلد	فكيف اذا احرقت بالنار جثتي
	وابعث فرداً فارحم الفرد يا فرد	انا الفرد عند الموت والفرد في البلا

جب حضرت نے یہ اشعار ختم فرمائے تو بہلول غش کھاکر گر پڑے - تھوڑی دیر کے بعد ہوش مین آئے تو حضرت کو وہان ندیکھا - اور لڑکون سے پوچھا کہ یہ صاحبزادے کون تھے اونھون نے حضرت کا نام بتاکر کہا کہ وہ حسین بن علی کی اولاد سے ہین - بہلول کہتے ہین کہ یہ سُنکر مین نے اپنے دل مین کہا کہ اگر یہ پھل اِس شجر مبارک کا نہوتا تو تعجب کی گنجایش ضرور تھی -

ابو ہاشم[۱] سے روایت ہے کہ مین نے امام علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - اسم اعظم الٰہی سے قریب تر ہے بہ نسبت آنکھ کی سیاہی کے اوسکی سفیدی سے - ایکبار[۲] مین نے حضرت سے استدعا کی کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائی آپنے یہ دعا ارشاد فرمائی - یا اسمع السامعین ویا ابصر المبصرین ویا اعز الناصرین ویا اسرع الحاسبین ویا ارحم الراحمین ویا احکم الحاکمین صل علی محمد وآلہ و

ص (حاصل مطلب) مین وہ بُرا بندہ ہون جس نے اپنے آقا سے وفاے عہد نہ کیا - ایسے بندے کے لیے اس اور پناہ نہین ہے - الٰہی کیا حال ہوگا جب تو میرے جسم کو آگ مین جلائیگا - اور آگ بھی وہ کہ جسکی تاب سخت پتھر بھی نہین لاسکتے - الٰہی مین اِس موقفِ امتحان (یعنی دنیا) مین بھی اکیلا ہون اور مرنے کے بعد بھی اکیلا رہونگا - اور قبر سے بھی اکیلا اوٹھونگا پس اے واحد بے ہمتا مجھ بیکس و تنہا کے حال پر رحم فرما - ۱۲ - [۱] نور الابصار - ۱۲ - [۲] روضۃ الاحباب ۱۲ -

اوسع لی رزقی ومدلی فی عمری وامنن علی برحمتک واجعلنی ممن تنصر به لدینک ولا تستبدل بی غیری

ابو ہاشم[1] کہتے ہین کہ ایکبار حضرت امام فرمانے لگے کہ جنت کے ایک دروازے کا نام باب المعروف ہے اور اوسمین وہ لوگ داخل ہونگے جنکا شیوہ بھلائی اور احسان ہے یہ سنکر مین نے اپنے دل مین خدا کا شکر کیا اور خوش ہوا کہ لوگون کی رفع احتیاج مین مین بھی سعی کرتا ہون۔ پس امام علیہ السلام نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے ابو ہاشم ہمیشہ اپنی اِس عادت پر قائم رہنا۔ کیونکہ جو لوگ دنیا مین احسان کرتے ہین وہی آخرت مین احسان کے مستحق ہوتے ہین۔

محمد[2] بن ابراہیم بن موسی بن جعفر الصادق سے روایت ہی کہ جس زمانے مین مین بہت ہی محتاج اور پریشان حال تھا ایکدن میرے باپ نے مجھسے کہا کہ آؤ ابو محمد زکی (امام حسن عسکری) کے یہان چلین سنتے ہین کہ وہ بہت ہی سخی اور فیاض شخص ہین دیکھین وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتے ہین اگرچہ ہم سے اون سے تعارف نہین ہے۔ الغرض ہم دونون باپ بیٹے ابو محمد حسن عسکری کے مکان کو چلے راہ مین میرے باپ نے کہا کہ کاش ابو محمد مجھے پانچسو درہم دیتے تو دوسو درہم کے کپڑے خرید کرتا اور دوسو درہم کا آٹا وغیرہ مول لیتا اور سو درہم سائر اخراجات مین صرف کرتا مین نے اپنے دل مین کہا کہ اور اگر مجھے تین ہی سو درہم دین تو سو درہم کے کپڑے خرید کرون اور سو درہم

[1] نور الابصار۔ ۱۲ [2] روضۃ الاحباب وحبیب السیر۔ ۱۲

کھانے پینے کے سامان مین خرچ کرو ن اور سو درہم کا دراز گوش مول لیکر کوہستان
کو جاؤن یہی باتین کرتے اور سوچتے ہم لوگ ابو محمد (علیہ السلام) کے مکان پر پہونچے
اور ہنوز ہم نے کچھ کسی سے کہا بھی نہ تھا کہ حضرت کے گھر سے ایک خادم باہر نکلا اور آ کے
کہا کہ علی بن ابراہیم اور اونکے فرزند محمد کہان ہین اندر آئین یہ سُنکر ہم لوگ مکان مین
داخل ہوئے اور حضرت کو سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیکر فرمایا کہ کبھی تم لوگ میرے
پاس اس سے پہلے کیون نہین آئے ہمنے کہا کہ اس مفلسی کی حالت مین شرم دامنگیر ہوتی
تھی اسکے بعد ہم لوگ بغیر عرض حاجت کے رخصت ہو کر چلے تو حضرت کے غلام نے آکر
ایک تھیلی میرے باپ کو دیکر کہا کہ اسمین پانچسو درہم ہین دو سو درہم خرید لباس کے
لیے اور دو سو درہم خرید آرد کے لیے اور سو درہم سائر اخراجات کو۔ پھر دوسری
تھیلی میرے ہاتھ مین دیکر کہا کہ اسمین تین سو درہم ہین سو درہم خرید لباس کو اور
سو درہم سامان خورد و نوش کے لیے اور سو درہم دراز گوش کی قیمت۔ لیکن
دراز گوش لیکر کوہستان جانے کی ضرورت نہین ہے فلان مقام کو جاؤ۔ چنانچہ
مینے جب دراز گوش خرید کیا تو کوہستان کو نہ گیا بلکہ اوس موضع مین گیا جسکا پتہ دیا گیا
تھا وہان ایک خاتون میرے حبالۂ نکاح مین آئی اور دو ہزار دینار مجھے نقد ملے۔

[۲] حسن بن طریق سے مروی ہے کہ ایک دریافت طلب بات کے لیے مین نے حضرت امام
حسن عسکری کو عریضہ لکھا خیال تھا کہ اوسی مین دفع تب ربع کے لیے بھی کوئی بات دریافت

[۱] شواہد النبوۃ جامی وغیرہ ۔ [۲] نور الابصار ۱۲

کرونگا لیکن خط لکھتے وقت بھول گیا جب حضرت نے میرے رقعہ کا جواب لکھا تو آخر مین یہ بھی تحریر فرمایا کہ تم مجھ سے تپ ربع کے بارے مین بھی پوچھنا چاہتے تھے مگر بھول گئے آیہ کریمہ - یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم - پارہ کاغذ پر لکھکر صاحب حمائے ربع کے گلے مین پہنادو - چنانچہ مین نے یہی کیا اور خدا نے شفا بخشی -

محمد[1] بن حمزہ ناقل ہے کہ مین نے امام حسن عسکری کی خدمت مین ایک عریضہ لکھا کہ مین تنگدست ہو گیا ہون میرے حق مین دعا فرمائے کہ خدا مجھکو تونگری عطا فرمائے جواب مین آپنے مجھے تحریر فرمایا کہ عنقریب اللہ تعالی تمکو غنی فرمائیگا اور تمہارے پاس ایک لاکھ درہم تمہارے چچازاد بھائی کے پسماندہ تمکو پہونچین گے پس خدا کا شکر بجالاؤ اور مصارف مین میانہ روی اختیار کرو - چنانچہ چندہی روز کے بعد حضرت کی تحریر کے موافق وہ سب مال میرے پاس پہونچا اور میرا فقر دور ہو گیا -

اسمٰعیل[2] بن محمد عباسی ناقل ہے کہ مین امام کے در دولت پر حاضر ہوا جب وہ باہر تشریف لائے تو مین اوٹھکر اونکے سامنے آیا اور اون سے تنگدستی کی شکایت کی اور قسم کھائی کہ میری ملکیت مین ایک درہم بھی نہین ہے - آپنے فرمایا کہ تم قسم کھاتے ہو حالانکہ دوسو دینار تمنے گاڑ رکھے ہین - لیکن اس کہنے سے تم یہ نہ سمجھو کہ مین تمکو کچھ ندونگا - پس حضرت نے اپنے غلام سے کہا کہ جو کچھ تیرے پاس ہو انکو دیدے اوسنے مجھے سو دینار دیے مینے شکریہ ادا کر کے لیلیے اور اپنے گھر چلا آیا -

[1] نورالابصار ۱۲۰ - [2] نورالابصار ر ۱۲

مستعین[1] خلیفہ بغداد کے یہان ایک استر بدلگام ایسا تیز اور شریر تھا کہ کوئی شہسوار اوسکو
لگام بھی نہین دیسکتا تھا سوار ہونے کا کیا ذکر ہے۔ ایک روز خلیفہ کو کسی مفسدہ پرداز
مصاحب نے یہ سوجھایا کہ اگر آپ حسن بن علی (امام عسکری) کو حکم دیجیے کہ استر پر سواری
کرین تو نہایت خوب ہو خلیفہ کو یہ رائے اوس پرشیطنت کی بہت پسند آئی اور امام
علیہ السلام کو بُلوا کر کہا کہ اے ابو محمد آپ تو اس بغلے کو لگام دین حضرت نے اپنے
موالی مین سے ایک شخص کو ارشاد کیا کہ تو لگام دے مستعین نے کہا کہ نہین آپ ہی تکلیف
کیجیے حضرت نے ناچار چادر رکھ دی اور اوسکو لگام دیکر پھر اپنی جگہہ بیٹھ گئے مستعین نے
کہا کہ اے ابو محمد کیا خوب ہو کہ آپ سواری بھی کرین حضرت اوٹھے اور سوار ہو کر اوسکو
صحن مین پھرایا اور خلیفہ کے کہنے سے بہت تیز دوڑایا جب کسی قسم کی سرکشی اوس سے
ظہور مین نہ آئی تو خچر سے اوترکر اپنی جگہہ تشریف فرما ہوئے۔ خلیفہ نے پوچھا کہ اے
ابو محمد یہ جانور کیسا ہے حضرت نے فرمایا کہ بہت ہی اچھا ہے۔ اوسنے کہا کہ مین آپکو
نذر کرتا ہون حضرت نے اپنے موالی مین سے ایک شخص کو (جو وہان حاضر تھا) ارشاد
کیا کہ تو اسپر سوار ہو اور اسکو اپنے یہان لیجا۔ وہ بے تکلف سوار ہوا اور لیگیا۔
ابو ہاشم[2] ناقل ہے کہ جب امام حسن عسکری کو خلیفہ نے قید کیا تو حضرت برابر روزے رکھا
کرتے تھے اور افطار کے وقت ہم سب کو اپنے ساتھ کھلاتے تھے چنانچہ مین بھی اونکے ساتھ
روزے رکھنے لگا مگر جب مجھے بہت ضعف ہو گیا تو ایکدن مینے روزہ نہ رکھا اور اپنے

[1] شواہد النبوۃ ۱۲ [2] نور الابصار ۱۲

غلام سے روٹی منگاکر سب سے علٰحدہ گوشے مین بیٹھکر کھائی۔ کھاپیکر تھوڑی دیر کے بعد حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا۔ آپنے مجھے دیکھا تو مسکرائے اور فرمایا کہ آج روزہ نہین رکھا مین خجل ہوا۔ فرمایا کہ یہ کوئی ندامت کی بات نہین ہے تمنے ضعف کے خیال سے روزہ نہین رکھا گوشت کھاؤ۔ خالی روٹی مین کیا قوت ہوگی اور اب تین دن تک روزہ نہ رکھو تاکہ ضعف دفع ہوجائے۔

[51] عیسیٰ بن فتح راوی ہے کہ جب ابو محمد حسن عسکری قید خانے مین آئے اور مین اون سے ملاقی ہوا تو اونھون نے مجھ سے پوچھا کہ تمہاری عمر ۶۵ برس ایک مہینہ دو دن کی ہے مین نے حساب لگایا تو واقعی اوتنی ہی تھی جتنی آپنے بتائی۔ ایک روز حضرت نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے کوئی لڑکا بھی ہے مین نے عرض کیا کہ نہین آپنے مجھے دعا دی کہ خداوندا اِسکو فرزند عطا کر جو اِسکا قوت بازو ہو پھر یہ شعر پڑھا۔

من کان ذا عضد یدرک ظلامتہ
ان الذلیل الذی لیست لہ عضد

پھر مین نے پوچھا کہ یا حضرت آپکے کوئی فرزند ہے فرمایا کہ "واللہ سیکون لی یملأ الارض قسطا وعدلا واما الآن فلا" یعنی قریب ہے کہ میرے یہان ایسا فرزند پیدا ہو جو زمین کو انصاف اور عدل سے پُر کردیگا لیکن ابھی میرے کوئی لڑکا نہین ہے۔

[52] منقول ہے کہ ایکبار سامرہ مین قحط پڑا تو خلیفہ معتمد نے لوگون کو حکم دیا کہ باہر نکلکر نماز استسقا پڑہین اور مینھ کے لیے دعا مانگین چنانچہ تین روز تک برابر سب نے ایسا کیا

[51] نور الابصار وغیرہ-۱۲ [52] نور الابصار و صواعق محرقہ و سبائک الذہب وغیرہا-۱۲

لگر پانی نہ برسا چوتھے روز بغداد کے راہبون کی جماعت صحرا مین آئی اور اون مین
سے ایک راہب نے آسمان کی جانب اپنا ہاتھ بلند کیا اوسکے ایسا کرتے ہی بادل چھاگئے
اور پانی برسنا شروع ہوا یہ حال دیکھکر سب کو نہایت تعجب ہوا اور اکثرین کے دلون
مین شک بھی پیدا ہوگیا بلکہ بعض تو اوسیوقت اونکے دین کی طرف میل ظاہر کرنے
لگے یہ واقعہ خلیفہ کو بہت ہی شاق گذرا اوسنے صالح بن یوسف داروغہ محبس کے پاس حکم
بھیجا کہ حسن عسکری کو قیدخانہ سے نکالکر فوراً میرے پاس لاؤ چنانچہ داروغہ حضرت
کو خلیفہ کے پاس لایا خلیفہ نے آپکو دیکھتے ہی کہا کہ اے ابو محمد امت محمد۔ (صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم) کی خبر لو اور اس حادثہ عظیمہ سے بچاؤ حضرت نے حال دریافت کرکے فرمایا
کہ اچھا راہبون کو حکم دیجیے کہ کل پھر میدان مین آئین اور دعائے باران کرین خلیفہ نے
حکم دیا کہ کل پھر راہب اوسی طرح صحرا مین نکلکر دعا کرین۔ دوسرے دن راہبونکی جماعت
میدان مین آئی خلیفہ بھی مع اہل شہر موقع پر آیا اور حضرت بھی رونق افروز ہوئے۔
پس اوس راہب نے قاعدہ کے موافق آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا اور اوسکی موافقت مین
اوسکے ساتھیون نے بھی ہاتھ پھیلائے فوراً آسمان پر ابر نمودار ہوا اور مینھ برسنے
لگا یہ ملاحظہ فرماکر امام حسن عسکری نے ایک شخص سے کہا کہ جاکر اوس راہب کا ہاتھ
پکڑے اور جو کچھ اوسکے ہاتھ مین ہو اوس سے لیلے۔ اوس شخص نے ایسا ہی کیا تو اوس
راہب کی انگلیون کی گھائی مین ایک ہڈی دبی ہوئی پائی۔ ہڈی اوس سے لیلی
اور حضرت کے پاس لایا آپنے اوس استخوان مقدس کو ایک کپڑے مین لپیٹ لیا

اور راہبون سے کہا کہ اب تو دعائے باران مانگو۔ اتنے مین ابر جاتا رہا اور سورج نکل آیا۔ تمام حاضرین کو نہایت عجب ہوا۔ خلیفہ نے پوچھا کہ اے ابو محمد یہ کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ یہ ہڈی کسی نبی کی ہے کہ اِن کو کہین ملگئی ہے اور نبی کی ہڈی کا یہ اثر ہے کہ جب وہ زیر آسمان کھولی جائیگی تو باران رحمت نازل ہوگا یہ سنکر سب بہت خوش ہوئے اور اوس ہڈی کے متعلق امتحان کیا گیا تو اوسکی تاثیر ویسا ہی پائی جیسا کہ حضرت نے بیان کیا تھا۔ غرضکہ لوگون کے دلون سے شک مطلقاً زائل ہوگیا اور سب نے وہان سے راجعت کی پھر حضرت نے اوس استخوان کو بہت اہتمام کے ساتھ ایک مقام مناسب مین دفن کردیا۔ خلیفہ نے اون سب لوگون کو جو قید تھے حضرت کی خاطر سے رہا کردیا۔ اور حضرت کو احترام کے ساتھ لاکر گھر مین ٹھہرایا (اس روایت کو بہت سے اکابر نے نقل کیا ہے)۔

[۵۱] توفی رضی اللہ عنہ سنة مائتین واحدی وستین۔ (ترجمہ) حضرت رضی اللہ عنہ نے سنہ ۲۶۱ھ مین وفات پائی۔

[۵۲] مات بسر من رای ودفن عند ابیہ وعمرہ ثمانیة وعشرون سنة ویقال انہ سم ایضاً (ترجمہ) حضرت نے سر من رائے مین انتقال فرمایا اور اپنے والد بزرگوار کے قریب دفن ہوئے وقت وفات حضرت کی عمر ۲۸ سال کی تھی اور بیان کیا گیا ہے کہ آپ بھی زہر سے شہید کیے گئے۔

---

۵۱ سبائک الذہب ۱۲۔ ۵۲ صواعق محرقہ ۱۲۔

و طبری[51] گوید - ذهب کثیر من اصحابنا الی انه علیه السلام مضی مسموماً (یعنی) اکثر ارباب سیر اسی طرف گئے ہین کہ حضرت زہر سے شہید ہوئے - و بہ ثبوت[52] پیوستہ کہ امام عسکری را غیر از ابوالقاسم محمد المہدی ولدے نبودہ - اور صواعق محرقہ مین ہے کہ لم یخلف غیر ولدہ ابی القاسم محمد الحجۃ - (یعنی) حضرت امام عسکری نے سوا ابو القاسم محمد کے (جنکا لقب حجۃ ہے) اور کوئی اولاد اپنے بعد نہین چھوڑی -

صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی ابائہ الکرام الی یوم القیام -

[51] حبیب السیر و روضۃ الاحباب - ۱۲ [52] روضۃ الاحباب و حبیب السیر - ۱۲

تمت